خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 19- نومبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 264 | منگل 7 رجب۔ 1417ھ 19 نبوت 1375ہش 19 نومبر 1996ء

مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بظاہر نظر تو گناہ سے بچنے والے اور اس قسم کا دعویٰ کرنے والے بہت ہوں گے مگر ان کی مثال وہی ہے جس طرح ایک پھوڑا جو کہ پیپ سے خوب بھر گیا ہو ظاہری جانب سے چمک اٹھتا ہے اور باقی حصہ جسم سے بھی اس کی چمک دمک اور روشنی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے مگر اندر اس کے پیپ اور گندہ مواد بھرے ہوتے ہیں۔ گناہ سے بچنے کے آثار بھی تو ساتھ ہوں۔ روشنی' دھوپ' اور گرمی اس بات کے شاہد ہیں کہ آفتاب نکلا ہوا ہے مگر جو شخص کہ رات کے وقت کہتا ہے کہ آفتاب چڑھا ہوا ہے حالانکہ آفتاب کے آثار نہیں۔ اب بتاؤ کہ کوئی اس کی بات کو باور کرے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس یہی حال ان لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ اس ایمان کے آثار یعنی گناہ سے بکلی نفرت اور پھر اس کے آثار کہ خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات و تائیدات اور سچی پاکیزگی' تقویٰ اور طہارت ان میں مفقود ہوتے ہیں۔ یہ بات کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف کاموں سے بالکل دست کش ہو جائے اور گناہ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی اسے آگ کھانے سے بھی بدتر نظر آوے اور خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی دنیوی جاہ و جلال کا رعب داب اس پر اثر نہ کرے بلکہ یہ ماسویٰ اللہ کو بجز ارادہ الٰہی کسی کے نفع اور ضرر پہنچانے میں ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح سمجھے اور ایسا ہو جاوے کہ اس کا سکون اور اس کی حرکت اور اس کے تمام افعال خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاویں اور یہ اپنے آپ سے فنا ہو کر خدا میں محو ہو جائے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 595)

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جو باتیں بیان ہوئیں ہیں وہ یہ ہیں۔ 1۔ والدین سے احسان کرنے کا حکم دیا گیا یہ کہہ کر کہ میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو' خدا کہتا ہے میرے شکر گزار بندے بنو اور اگر میرے شکر گزار بندے بننا ہے تو اپنے والدین کے بھی شکر گزار بندے بنو۔ اس واسطے کہ جو تمہاری زندگی میں انہوں نے تم پر احسان کئے وہ میرے بعض ان احسانوں سے بڑے ملتے جلتے ہیں جو میں نے تم پر کئے۔ اگر تم اپنے والدین کا شکریہ نہیں ادا کرو گے تو پھر میرے شکر گزار بندے بھی نہیں بن سکو گے' بھٹک جاؤ گے صراط مستقیم سے۔

دوسرے یہاں یہ کہا گیا کہ اگر والدین شرک کا حکم دیں تو ان کی بات نہیں ماننی۔ جیسا کہ میں نے بتایا۔ والدین کے شکر کو خدا کا شکر گزار بننے کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ تو یہاں یہ دونوں طرف چلتی ہے۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کا احسان تمہارے سامنے آئے گا تو تم ماں باپ کا احسان ماننے لگ جاؤ گے جب ماں باپ کا شکریہ ادا کرو گے احسان تسلیم کرو گے تو خدا تعالیٰ کا احسان بھی تبھی کر سکو گے۔

چوتھی بات (اور وہ بنیادی بات ہے) وہ (-) یہ بیان کی گئی کہ دنیوی معاملات جتنے بھی ہیں سب کے سب میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھو۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ تو دنیوی لحاظ سے جتنی ذمہ داریاں بھی انسان کی انسان پر ہیں ماں باپ اور بچے کا تعلق اس لحاظ سے بھی ہے وہ تمہیں ادا

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نصرت کریمہ اعجاز صاحبہ مورخہ 8-11-96ء راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق خان صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت آزاد کشمیر کی زوجہ اور حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب (بٹالوی) آف قادیان کی بہو تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا 9-11-96ء کو بعد فجر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مربی سلسلہ مکرم داؤد احمد صاحب منصور نے دعا کرائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لیے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ حسن بی صاحبہ زوجہ محترم رانا امام الدین صاحب سکنہ شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور حال موضع نوکریاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ 15- نومبر 96ء کو بقضائے الٰہی بعمر 115 سال وفات پا گئی۔ موصوفہ نے 1908ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب گ۔ب/243 کلیانپور مورخہ 12-13 نومبر 96 کی شب دارالفتوح ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف 1990ء میں شاہ تاج شوگر ملز سے ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ کا جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں بعد عصر پڑھایا۔ اور تدفین کے بعد مکرم صوبیدار (ر) محمد شریف صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ حضرت مولانا شیر علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ کراچی میں بوجہ دمہ اور ضعیف العمری عرصہ دس سال سے صاحب فراش چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

○ محمد رشید قریشی صاحب ساکن ٹاؤن شپ لاہور ابن محترم مولوی قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (وفات یافتہ) عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- نبوت 1375 ھش — 19 - نومبر 1996ء

ہمارا احساس اور جزا سزا کی کیفیت

چھوٹے اور بڑے گناہوں کی تقسیم بعض اوقات انسان کو اس بات پر دلیر کر دیتی ہے کہ چھوٹے گناہوں کا کیا ہے۔ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہو گیا ہے تو پھر کیا ہوا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے اور بڑے گناہ کی تقسیم سے زیادہ ضروری بات انسان کا اپنا احساس ہے۔ احساس ہو تو ایک چھوٹی سی چیز بھی انسان کو بڑی ہو کر نظر آتی ہے۔ اور احساس مٹ جائے تو بڑی بڑی باتوں کی بھی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ کسی شخص کے لئے ایک دن جیل جانا بھی بہت بڑی بات ہے اور کسی شخص کے لئے جیل میں دس بیس سال گزارنا بالکل ایسی بات نہیں۔ اتنا لمبا عرصہ جیل میں گزارنے کے بعد بھی وہ دندناتا پھرے گا۔ اور اسے اپنی جوانمردی کی ایک دلیل سمجھے گا۔ لیکن جو شخص اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ جیل جانا کوئی اچھی بات نہیں وہ ایک دن کے لئے بھی جیل چلا جائے تو منہ چھپاتا پھرے گا۔ یہ کیا ہو گیا۔ آخر مجھے جیل کیوں جانا پڑا۔

پس دراصل احساس انسان کو اچھائی اور برائی کے تعین میں مدد دیتا ہے۔ اور جزا اور سزا بھی اس کے احساس ہی کے مطابق اسے کم یا زیادہ لگتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص نہایت سرد موسم میں بھی کھلے گلے کی ایک قمیض پہنے گھوم پھر رہا ہے اور ایک دوسرا شخص اپنے آپ کو کپڑوں سے لاد کر بھی سمجھتا ہے کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ یہ احساس کی بات ہے۔ دھوپ ہی کو لے لیجئے۔ بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص کڑکتی دھوپ میں ننگے پاؤں اور ننگے سر پھر رہا ہے اور اسے اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ دھوپ تیز ہے۔ اور دوسرا آدمی ایسے موقعہ پر گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں رکھ سکتا۔ اسے دھوپ کو دیکھ کر ہی ہول پڑتے ہیں۔

اگر ہم احساس کی اس کیفیت کو سمجھ لیں تو چھوٹے اور بڑے گناہ کی کوئی تقسیم ہمارے ذہن میں نہ آئے۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر جو تھوڑی سی تھوڑی سزا بھی مل سکے اسی کو ہمارا احساس اتنی بڑی سزا کے طور پر ہمارے سامنے پیش کرے گا کہ ہم اس چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے لئے بھی کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر بہت بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ انسان گناہ کو چھوٹا سمجھ کر کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کی سزا کیا ہو گی۔ یہ تو معمولی سی بات ہے۔ لیکن اس سے پھر وہی گناہ سرزد ہوتا ہے اور اس طرح وہ گناہ اس کی عادت ثانیہ بن جاتا ہے۔ یہ بھی اس کے لئے بڑی سزا کا موجب بنتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے انسان کا احساس اسے بتاتا ہے کہ کوئی چیز چھوٹی ہے یا بڑی۔ گناہ چاہے چھوٹا ہی ہو اس کی سزا چھوٹی ہونے کے باوجود اسے بڑی نظر آئے گی اور بڑی سزا کے پیش نظر وہ اس چھوٹے گناہ کے سرزد ہونے سے بھی ڈرے گا۔ لیکن اس کے بالمقابل کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ پر بھی دلیر ہو جائے اور اس کی سزا کو زیادہ نہ سمجھے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے احساس کے مطابق ہونے والی باتوں کو پرکھیں۔ اگر ہمیں ایک سوئی بھی چبھتی ہے اور ہمیں یوں لگتا ہے کہ ہمیں بہت بڑا زخم لگ گیا ہے۔ تو ہم سوئی کو کیوں چبھنے دیں۔ ہم اس سے بچیں کیوں نہ۔ اور اس سے بچ کر اس تھوڑی سی تکلیف سے بھی بچ جائیں جو اس سوئی کے چبھنے سے ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر گناہ کے لئے جو سزا بھی مقرر ہے اسے چھوٹی اور بڑی سزا میں تقسیم کرنا دانشمندی نہ ہو گا۔ یہی بات قابل غور ہے کہ چھوٹی سی سزا بھی کیوں لی جائے۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی ہی کیوں جائے۔

سزا کو چھوڑ کر اگر نافرمانی پر غور کیا جائے تو انسان کا دل کبھی اس بات پر رضامند نہیں ہونا چاہئے کہ چونکہ سزا چھوٹی ہے اس لئے نافرمانی کرنے میں کیا حرج ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام احکام کو دل میں ایک جیسا درجہ دینا چاہئے۔ ان کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس سے محبت کرتے ہوئے، اس کی نافرمانی کے قریب بھی نہ جایا جائے۔ اس کی حکم عدولی کا کبھی خیال ہی نہ آئے۔ لیکن اگر ہم گناہوں کو چھوٹے اور بڑے زمروں میں لائیں گے تو یقیناً ایسا ہو سکتا ہے کہ چھوٹے گناہوں پر دلیری ہو جائے اور انسان خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگے۔ یہ اس کی کتنی بڑی بدقسمتی ہو گی کہ نہ صرف گناہ کو چھوٹا سمجھا بلکہ اس کے نتیجہ میں طبیعت خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر مائل ہو گئی۔

پس ہمیں ہر گناہ کو گناہ سمجھنا چاہئے۔ ہر نافرمانی کو نافرمانی سمجھنا چاہئے اور چھوٹے بڑے کی تقسیم نہ کرتے ہوئے ہر گناہ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر کسی سزا کے متعلق یہ بھی سمجھا جائے کہ یہ چھوٹی سزا ہے۔ تھوڑی سزا ہے تو پھر بھی انسان کو اپنے احساس کی طرف لوٹ کر یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ اسے کتنا محسوس کرتا ہے اگر اسے خدا تعالیٰ کی نافرمانی حقیقی معنوں میں بری لگتی ہے تو چھوٹی سے چھوٹی سزا سے بھی بچنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا احساس اسے نافرمانی سے بچائے گا اور نافرمانی سے بچاتے ہوئے سزا سے بچائے گا۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ پر یہ سوچتے ہوئے کہ سزا خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے نتیجے میں ملتی ہے اور نافرمانی کو چھوٹے اور بڑے درجوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے سزا کو بھی چھوٹے اور بڑے درجوں میں تقسیم نہ کرے۔ ہر نافرمانی سے بچے۔ ہر سزا سے بچے۔ اور اپنے لئے امن کی زندگی تلاش کرے۔ امن اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکم عدولی نہ کی جائے۔ اس کے تمام احکام کی دل و جان سے تعمیل کی جائے۔ ایسا کرنے والا شخص ہمیشہ امن میں رہتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے دل پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور اس کی خوشی کا اظہار اس طرح بھی ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتا چلا جاتا ہے۔

اور کون ہے جو اپنی زندگی کو بہتر نہ بنانا چاہتا ہو۔ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائے اور گناہ کے زہر سے بچتے ہوئے نیکیوں کی توفیق ملتی رہے۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی بار کہا گیا ہے کہ نیکیاں نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بناتی ہیں بلکہ معاشرہ کو بھی بہتر بناتی ہیں۔ اور اس طرح یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب ابو طاہر فارانی

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے عالمی اعزازات کے تفصیل

محبان وطن کی دیرینہ خواہش کی تکمیل میں

ہفت روزہ "لاہور" کے ابو طاہر فارانی نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے عالمی اعزازات کی ایک فہرست تیار کی۔ ہم ابو طاہر فارانی صاحب کے شکریہ کے ساتھ یہ فہرست اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ)

"ڈاکٹر آف سائنس" کی

اعزازی ڈگریاں

پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) 1957ء
ایڈنبرا یونیورسٹی، برطانیہ 1971ء
ٹریسٹ یونیورسٹی اٹلی 1979ء
اسلام آباد یونیورسٹی پاکستان 1979ء
نیشنل ڈی انجینیر یونیورسٹی پیرو 1980ء
سان مارکس یونیورسٹی پیرو 1980ء
نیشنل یونیورسٹی آف سان انطونیو آباد پیرو 1980ء
سائمن بولیور یونیورسٹی وینزویلا 1980ء
روکولو یونیورسٹی پولینڈ 1980ء
یرموک یونیورسٹی اردن 1980ء
استنبول یونیورسٹی ترکی 1980ء
گورونانک یونیورسٹی امرتسر (بھارت) 1981ء
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ (بھارت) 1981ء
ہندو یونیورسٹی بنارس (بھارت) 1981ء
چٹاگانگ یونیورسٹی بنگلہ دیش 1981ء
بیرسٹل یونیورسٹی برطانیہ 1981ء
سیدو گوری یونیورسٹی نائیجیریا 1981ء
فلپائن یونیورسٹی کوئزون سٹی فلپائن 1982ء
خرطوم یونیورسٹی سوڈان 1983ء
میڈرڈ یونیورسٹی سپین 1983ء
سٹی یونیورسٹی سپین 1983ء
سٹی یونیورسٹی آف نیویارک امریکہ 1984ء
نیروبی یونیورسٹی کینیا 1984ء
کیویو نیشنل یونیورسٹی کیویو ارجنٹائن 1985ء
نیشنل ڈی لاٹا یونیورسٹی ارجنٹائن 1985ء
کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ 1985ء

ایوارڈز

ہاپکن پرائز کیمبرج یونیورسٹی 1985ء
نشان اندرس بیلو وینزویلا 1980ء
نشان استقلال اردن 1980ء
نشان میرٹ اٹلی 1980ء

تقرریاں

پروفیسر گورنمنٹ کالج اور پنجاب یونیورسٹی لاہور 1951-1954ء
منتخب فیلو سینٹ جان کالج کیمبرج 1951ء - 1956ء
رکن انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانس سٹڈی پرسٹن 1951ء
لیکچرار کیمبرج یونیورسٹی کیمبرج 1954ء - 1956ء
پروفیسر نظری طبعیات لندن یونیورسٹی امپیریل کالج 1957ء تا حال بانی ڈائریکٹر بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبعیات اٹلی 1964ء تا حال

اکیڈمیاں اور سوسائٹیاں

منتخب فیلو پاکستان اکیڈمی آف سائنس اسلام آباد 1954ء
رائل سوسائٹی لنڈن کے پہلے پاکستانی منتخب فیلو 1959ء
منتخب فیلو رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنس سٹاک ہوم 1970ء
منتخب رکن امریکن اکیڈمی برائے آرٹس و سائنسز بوسٹن 1971ء
منتخب رکن یو ایس ایس آر اکیڈمی آف سائنس ماسکو 1971ء
منتخب اعزازی فیلو سینٹ جان کالج کیمبرج 1971ء
منتخب رکن یو ایس اے نیشنل اکیڈمی آف سائنس واشنگٹن 1979ء
منتخب رکن اکیڈمی نیشنل روم 1979ء
ایڈنز برائز کیمبرج یونیورسٹی 1958ء
پہلا میکسویل میڈل اور ایوارڈ (فزیکل سوسائٹی لندن) 1964ء
ہیوز میڈل رائل سوسائٹی لندن 1964ء
ایٹم برائے امن کا میڈل اور ایوارڈ 1968ء
جے رابرٹ اوپن ہائمر میموریل میڈل اور پرائز میامی یونیورسٹی 1971ء
گوتھرائی میڈل اور پرائز انسٹی آف فزکس لندن 1976ء
سردیو پرشاد سردار دھیکاری گولڈ میڈل کلکتہ یونیورسٹی 1977ء
تیوسی میڈل اکیڈمی نیشنل روم 1978ء
جان ٹورنس ٹانٹے میڈل امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس 1978ء
رائل میڈل رائل سوسائٹی لنڈن 1978ء

نوبل انعام برائے طبعیات

نوبل فاؤنڈیشن 1979ء
آئن سٹائن میڈل یونیسکو پیرس 1979ء
شری آر جی برلا ایوارڈ انڈین فزکس ایسوسی ایشن 1979ء
جوزف سٹیفن میڈل جوفز سٹیفن انسٹی ٹیوٹ 1980ء
گولڈ میڈل برائے حسن کارکردگی طبعیات اکیڈمی آف سائنس چیکوسلواکیہ 1981ء
امن میڈل چارلس یونیورسٹی پیراگ 1981ء
گولڈ میڈل یو ایس ایس آر اکیڈمی آف سائنس 1982ء

اعزازات

نشان امتیاز پاکستان 1979ء
منتخب رکن اکیڈمی قبرینا، روم 1979ء
منتخب رکن عراقی اکیڈمی بغداد 1979ء
منتخب رکن ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ برائے بنیادی تحقیق بمبئی 1979ء
منتخب رکن کورین فزکس سوسائٹی سیئول جنوبی کوریا 1979ء
منتخب رکن اکیڈمی مراکش، رباط 1980ء
منتخب رکن اکیڈمی نیشنل برائے سائنس، روم 1980ء
منتخب رکن یورپی اکیڈمی برائے سائنس و فنون پیرس 1980ء
منتخب رکن جوزف سٹیفن انسٹی ٹیوٹ 1980ء
منتخب رکن انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی 1980ء
منتخب رکن بنگلہ دیش اکیڈمی برائے سائنس ڈھاکہ 1980ء
منتخب رکن سائنس اکیڈمی ویٹیکن سٹی 1980ء
منتخب رکن سائنس اکیڈمی لزبن پرتگال 1981ء
بانی ڈاکٹر ورلڈ اکیڈمی آف سائنس 1983ء
منتخب رکن یوگوسلاویہ اکیڈمی آف سائنس زغرب 1983ء
منتخب رکن گھانا اکیڈمی آف سائنس و فنون 1984ء

اقوام متحدہ کے عہدے

سائنٹفک سیکرٹری جنیوا کانفرنس 1955ء تا 1958ء (جوہری توانائی کے پرامن کے استعمال کے لئے جتنی بھی کانفرنسیں ہوئیں)
رکن مجلس مشاورت سائنس ٹیکنالوجی، اقوام متحدہ 1964ء تا 1975ء
رکن مجلس قائمہ برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی 1970ء تا 1973ء
چیئرمین مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی اقوام متحدہ 1971-1972ء
رکن مجلس مشاورت اقوام متحدہ یونیورسٹی 1981ء تا 1983ء
رکن کونسل امن یونیورسٹی 1981ء
چیئرمین یونیسکو مجلس مشاورت برائے سائنس و معاشرہ 1981ء
رکن سائنٹفک کونسل و بین الاقوامی امن تحقیق ادارہ 1970ء
نائب صدر انٹرنیشنل یونین برائے خالص و اطلاقی طبعیات 1976ء - 1978ء

پاکستان میں تقرریاں

رکن ایٹمی انرجی کمیشن 1958ء تا 1964ء
مشیر تعلیمی کمیشن 1959ء
رکن سائنٹفک کمیشن 1959ء

ایک اچھی بات

حقیقت میں جو صاحب ایمان ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتحیاب اجابت چاہتا ہے۔

مشیر اعلیٰ سائنس صدر مملکت 1961ء تا 1974ء
صدر انجمن ترقی سائنس پاکستان 1961ء- 1962ء
صدر سپارکو 1961ء تا 1964ء
پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی ایٹمی انرجی ایجنسی کے گورنر 1962ء، 1963ء
رکن نیشنل سائنس کونسل پاکستان 1963ء - 1975ء
رکن مجلس انتظامیہ پاکستان سائنس فاؤنڈیشن 1973ء، 1977ء

پاکستانی ایوارڈز

ستارہ پاکستان 1959ء
تمغہ وایوارڈ حسن کارکردگی 1959ء
نشان امتیاز 1979ء

مطبوعہ مقالات

طبعیات اور بنیادی ذرات پر اب تک 250 سے زیادہ مقالات دنیا بھر کے چیدہ چیدہ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ نیز پاکستان اور تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کی تعلیمی اور سائنسی پالیسی کے بارے میں بھی خصوصی مضامین شائع ہوئے ہیں۔

مطبوعہ کتب

جدید طبعیات میں تصورت اقبال میموریل لیکچر (مطبوعہ ایٹمی انرجی سنٹر لاہور 1966ء) سسٹم میکانیات کے جدید پہلو (مطبوعہ کیمبرج یونیورسٹی پریس 1972ء)
انسان اور حقیقت (منتخب انگریزی مقالات)
(ہفت روزہ "لاہور" 9- نومبر 96ء)

تحریک جدید کو معیاری

بنانے میں عہدیداران

جماعت کا فرض

○ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)
"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد خالد گورایہ - پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی

تعلیمی اداروں میں مضامین کا انتخاب

میں آج ایک ایسے موضوع پر قلم اٹھانے لگا ہوں۔ جس کا تجربہ ہم سالہا سال سے کر رہے ہیں۔ بد قسمتی سے ہمارے ہاں بعض ایسے ذہنی رحجانات پیدا ہو چکے ہیں جن کی پیروی ہم بغیر سوچے سمجھے کرتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارے وہ نوجوان طلباء جو میٹرک کا امتحان پاس کر لینے کے بعد کالج میں داخلہ لیتے ہیں ان کی اکثریت غیر موزوں مضامین کے انتخاب کی وجہ سے نہ صرف امتحانات میں فیل ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایسے طلباء پڑھائی سے ہی دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔

میں آپ کی وساطت سے نہایت درد دل کے ساتھ والدین اور معاشرہ کے ان افراد کی خدمت میں یہ دردمندانہ اپیل کرنا چاہتا ہوں جو کسی طرح بھی طلباء کے مضامین کے چناؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ طلباء پر مضامین کے انتخاب کے سلسلہ میں اپنی سوچ پر عمل نہیں کروانا چاہئے اگر ایسے موقع پر ماہرین سے رائے لے لی جائے اور اسی پر عمل کیا جائے تو یہی بات ہمارے اور طلباء کے مفاد میں ہوگی۔

میرے پاس اس وقت کوئی معین اعداد و شمار تو موجود نہیں کہ جن کی مدد سے میں حقیقت حال آپ پر واضح کر سکوں اور اعداد و شمار سے حتمی طور پر بتا سکوں کہ کتنے فی صد طلباء کو پڑھائی سے دل برداشتہ کرنے میں ہم خود ارادی یا غیر ارادی طور پر بڑی دلچسپی سے حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد جو میٹرک کے امتحان کے بعد فرسٹ ائیر میں داخلہ لیتے ہیں۔ وہ غیر موزوں مضامین کے چناؤ کی وجہ سے ایف اے / ایف ایس سی کی سطح کو عبور نہیں کر سکتے اور پڑھائی سے دل برداشتہ ہو کر تعلیمی اداروں کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔

ہم سالہا سال سے یہ تجربہ کر چکے ہیں کہ میٹرک کے امتحان کے موجودہ سسٹم میں ایک درمیانہ درجہ کا طالب علم بھی 70% سے زیادہ نمبر حاصل کر کے میٹرک پاس کر لیتا ہے۔ میٹرک کا امتحان 70% نمبروں سے پاس کر لینے سے والدین اور طلباء بعض اوقات اس خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اب یہ طلبا باآسانی ڈاکٹر یا انجینئر بن جائیں گے۔ حالانکہ یہ حقیقت کے برعکس ہے۔ میرے خیال میں ایسے طلباء اگر آرٹس مضامین کے ساتھ جن کی طرف ان کا ذہنی رحجان بھی ہو ایف اے کر لیں تو ان کی پڑھائی میں دلچسپی بھی برقرار رہے گی اور وہ اس میدان میں اپنی تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے خاطر خواہ ترقی کی منازل طے کرتے جائیں گے اور بالآخر فارغ التحصیل ہو کر جو بھی پیشہ اختیار کریں گے وہ معاشرہ کے لئے اور خود ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

اگر ریاضی اور سائنس مضامین پڑھنے کی طرف ذہنی رحجان ہو تو ضرور پڑھیں لیکن یہ مضامین صرف اسی نقطہ نظر سے نہیں کہ صرف میڈیکل یا انجینئرنگ میں ہی جانا ہے۔ اس کے علاوہ بھی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اب بہت سے ایسے شعبے موجود ہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ دی جائے۔ تو معاشرہ کی افرادی قوت کی ایک بہت بڑی تعداد کا صحیح طور پر استعمال ہو سکے گا۔

میٹرک لیول کے بعد یہاں کے موجودہ سسٹم میں جو کورسز رائج ہیں۔ میٹرک کے بعد اس میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ Lesson System سے یکدم Lecture System شروع ہو جاتا ہے۔ اور طلبا پر سکول لیول کی گرفت بھی ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ جس سے بعض بچے اپنے آپ کو اس تبدیلی میں Balance نہیں کر پاتے۔ اس مرحلہ پر اگر طلباء کی بروقت رہنمائی اور مشاورت کے ذریعہ مدد نہ کی جائے اور صحیح خطوط پر ان کی راہنمائی کر کے ان کے راستے متعین نہ کئے جائیں تو اس کے بچوں کے مستقبل پر تباہ کن اثرات مرتب ہوں گے۔

آٹھویں جماعت اور میٹرک کے بعد جب ہم بچوں کے ذہنی رحجانات اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے مضامین کے انتخاب کے سلسلہ میں والدین اور طلباء کی راہنمائی کی کوشش کرتے ہیں تو وہ اپنی ذہنی سوچ کے خلاف کوئی بات قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ میرے خیال میں انہیں ایسے تعلیمی اداروں کا ممنون احسان ہونا چاہئے جو رہنمائی اور مشاورت کے شعبہ کو متحرک کرتے ہوئے والدین اور طلباء کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ ایسے تعلیمی ادارے اور اساتذہ اس معاملہ میں والدین اور طلباء کی مدد کرنا چاہتے ہیں جبکہ اکثر والدین اور طلباء اس راہنمائی اور مشورہ کو قبول نہ کر کے طلباء کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ نتیجۃً ایسے مضامین میں بچے یا تو بار بار فیل ہو کر یا بار بار امتحانات میں شریک ہو کر اپنے تعلیمی کیرئیر کا قیمتی وقت ضائع کرتے رہتے ہیں اور طلبا کی ایک اچھی خاصی تعداد ایف ایس سی میں وقت ضائع کرنے کے بعد اپنی صلاحیتوں پر خود قدغن لگاتے ہوئے آخر کار بی۔اے میں آرٹس مضامین رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ابتدا میں کوئی بھی پیشہ ورانہ رائے کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔

میری گزارش یہ ہے کہ والدین اور طلباء کو اس مرحلہ پر ماہرین کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اور جو بھی رائے یا مشورہ دیں اس پر عمل کریں تو بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

خدا کی راہ میں شجاع بنو۔ کبھی بھروسہ نہ کرے کہ ایک رات میں زندہ رہوں گا۔ بھروسہ کرنے والا ایک شیطان ہوتا ہے۔ انسان بہادر بنے۔ یہ بات زور بازو سے نہیں ملتی۔ دعا کرے اور دعا کروائے صادقوں کی صحبت اختیار کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت منشی زین العابدین صاحب

حضرت منشی زین العابدین صاحب کے حالات زندگی کے متعلق ایک حصہ پہلے شائع کیا جا چکا ہے آپ مزید فرماتے ہیں۔

میں قریب البلوغ تھا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں قادیان آیا۔ فرمایا میاں زین العابدین کیا آپ کی شادی کا کوئی انتظام ہوا ہے یا نہیں۔ عرض کیا کہ منگنی ہوئی تھی لیکن میرے احمدیت کی طرف میلان کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔ مسکرا کر فرمایا تم نے تو ابھی تک بیعت نہیں کی پھر احمدیت کی وجہ سے کیسے رشتہ نہ ہو سکا۔ عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو کافر کہو اور میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے جواب دیا اگر تم ایک لڑکی کی بجائے دس لڑکیاں دو تو بھی میں حضرت مرزا صاحب کو ولی اللہ ہی کہوں گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا بہتر ہی کرے گا۔

کچھ عرصہ بعد میری سگی پھوپھی نے رشتہ پیش کیا۔ میں نے آ کر حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا فرمایا لڑکی میں کوئی عیب تو نہیں۔ عرض کیا لڑکی تو بڑی خوش شکل ہے۔ لیکن بچپن میں مٹی کھایا کرتی تھی مگر اس وقت مٹی نہیں کھاتی۔ فرمایا ایسی لڑکی سے شادی کرنے کی میں اجازت نہیں دیتا کیونکہ جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی ہیں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ ایک دو سال تو ہم خاموش رہے مگر پھر بار بار حضرت صاحب سے اجازت مانگنے پر فرمایا اچھا اس سے شادی کر لو مگر اولاد کمزور ہوگی۔ میں نے شادی تو کر لی مگر اولاد اب تک کمزور ہے۔

مزید بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور اس کے چار لڑکے فوت ہو چکے تھے علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا تم نے اب تک اس بارے میں اطلاع کیوں نہ دی۔ تم میاں بیوی تو چار سال جہنم میں پڑے رہے۔ مجھے فوراً اطلاع کرنی چاہئے تھی۔ مولوی نور الدین صاحب کا علاج کرو بیماری (اللہ نے چاہا تو) ہٹ جائے گی۔ عرض کی کہ میں اس قابل نہیں غریب آدمی ہوں۔ مولوی صاحب کا علاج نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا میرا علاج کرنا چاہتے ہو۔ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا پھر کیا چاہتے ہو۔ عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں۔ حضرت صاحب دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور فرمایا آپ بھی دعا کریں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ اور ہاتھ اٹھا کر ظہر کے بعد عصر کی عبادت کے بلاوے تک رو رو کر دعا کی۔ آنسو آپ کی داڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتے پر پڑتے رہے۔ میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا۔ اور دل میں سوچنے لگا میں نے آپ کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا۔ مگر آپ کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ آپ نے دعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہوگا آپ کی بیوی کی شکل اور بچے کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی ہے آپ کوئی فکر نہ کریں پھر فرمایا کیا اب مجھے اندر آنے کی اجازت ہے میں نے کہا حضرت بعض یونانی حکیم کہتے ہیں کہ حاملہ عورت کے ساتھ مجت کرنے سے اٹھرا ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی پرہیز بھی کرنا چاہئے۔ کلام الٰہی کی ایک آیت پڑھ کر فرمایا کہ اس میں بیان ہوا ہے کہ انسان کو صبر کرنا چاہئے۔ اگر صبر نہ کر سکے تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو۔ اپنی عورت کے پاس ہی جائے۔ فرمایا کہ سب کچھ کھاؤ پیو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اب اٹھرا کی بیماری ہرگز نہ ہو گی۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے۔ فرمایا میں وضو کر کے واپس آتا ہوں عصر کا وقت ہو گیا ہے میرا وضو ہے مگر میں دوبارہ کر آتا ہوں۔

دو چار سال کے بعد حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ میاں زین العابدین کیا اولاد ہوئی ہے۔ عرض کی کہ اب تو اولاد ہو رہی ہے۔ اور آپ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ فرمایا ہم نے کب دعا کی تھی ہمیں تو یاد نہیں۔ اس پر میں نے یاد دلایا۔ آپ مزید بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ ہیں۔

منشی صاحب کی روایات جو پہلے یا آئندہ درج ہیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ ایک دوسرے سے بے تکلفی سے گفتگو کرتے تھے۔ حضرت صاحب کا قلب مطہر آپ کے لئے شفقت و ترحم کے جذبات سے معمور تھا۔ یہ معلوم ہونے پر کہ کوئی تکلیف دیر سے لاحق ہے فرماتے اس سے قبل مجھے کیوں اطلاع نہ دی گئی اور اس کے ازالے کے لئے سعی بلیغ فرماتے۔ اور آپ اور آپ کا خاندان ہر کٹھن معاملہ اور صبر آزما تکلیف کے وقت حضرت صاحب کو حقیقی ملجاء و ماوئی اور شفیق اور رحیم و کریم پاتے ہوئے آپ سے رجوع کرتے اور دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے مستفیض ہوتے ہوئے آپ کے فیوض و برکات کے مورد ہوتے۔

آپ بیان کرتے ہیں:-

ایک دفعہ میں قادیان آیا حضرت صاحب گول کمرے میں ٹہل رہے تھے شدید کھانسی تھی اور کسی طرح سے ہٹتی نہیں تھی۔ کئی علاج کر چکا تھا۔ حضرت صاحب نے جیسا کہ آپ کی عادت تھی فرمایا میاں زین العابدین کیسے آئے۔ عرض کیا کہ کھانسی ہے اور اس قدر شدید ہے کہ کھانسی کے وقت پتہ نہیں چلتا کہ دوسرا سانس آئے گا یا نہیں۔ فرمایا اچھا یہ بتاؤ کتنے عرصہ کی ہے۔ عرض کیا کہ چھ ماہ کی۔ فرمایا اب تک اطلاع کیوں نہیں دی اب تو بیماری پرانی ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا اچھا امیرانہ علاج کرانا ہے یا غریبانہ۔ عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ فرمایا زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں۔ اچھا علاج کے لئے آپ کتنے پیسے لائے ہیں۔ عرض کیا پانچ روپے۔ فرمایا لاؤ۔ میں نے دے دیئے فرمایا جاؤ اب آپ کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

ہزایکسیلنسی دی پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہلا لیمان کا احمدیہ 55 ویں سالانہ کانفرنس غانا کے لئے پیغام

ذیل میں ایکسیلنسی دی پریذیڈنٹ ڈاکٹر ہلا لیمان کی طرف سے غانا احمدیہ جماعت کے 55 ویں سالانہ جلسہ کے لئے پیغام کا مکمل متن دیا جاتا ہے۔

سلام و دعا

احمدیہ جماعت کے 55 ویں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میں اپنی طرف سے، حکومت کی طرف سے اور غانا کے عوام کی طرف سے آپ کے لئے نیک جذبات کا اظہار کرتا ہوں۔

آپ کثیر تعداد میں سالٹ پونڈ کے تاریخی شہر میں جمع ہو رہے ہیں۔ آپ ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ایمان اور امن۔ محبت۔ ہم آہنگی اور بھائی چارے کے دھاگوں سے بندھے ہوئے ہیں۔ اس جلسہ میں آپ نہ صرف اپنی جماعت کے ممبروں بلکہ غانا کے تمام لوگوں بلکہ تمام انسانیت کی روحانی بہتری کے لئے غور و فکر کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی کامیابی امن' آزادی' اخلاقی قدروں' اور آپ کے ممبروں' ان کے رشتہ داروں اور دوستوں اور بلاشبہ غانا کے تمام لوگوں کی خوشی میں اضافہ کرنے کا موجب ہوگی۔ میں آپ کی ان کوششوں میں کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

بطور ایک وسیع مذہبی تحریک کے جو کہ معاشرتی اخلاقی' ذاتی ڈسپلن' اور دیانت و امانت میں بہت بلند معیار رکھتی ہے آپ کو ایک ایسی منفرد پوزیشن حاصل ہے۔ جس سے آپ ہمارے لوگوں پر مثبت اثر ڈال کر ان کو مفید اور ذمہ دار شہری بنا سکتے ہیں۔

ہماری سوسائٹی کی اخلاقی قدروں کو دوبارہ بیدار کرنے کے سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی اپیل کی ہے۔ اس نئے سال کے شروع میں آپ کا یہ بنیادی فریضہ ہونا چاہئے کہ آپ اپنے نمونے کے ذریعہ سے سوسائٹی کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں۔

آج جبکہ ہمارے بہت سے لوگ ہماری پرانی سماجی قدروں سے نہ صرف دور ہوتے چلے جا رہے ہیں بلکہ ان کو بھولتے جا رہے ہیں اور سماج دشمن طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں ایسے وقت میں یہ بات یقین کو بڑھانے والی ہے کہ آپ جیسی تحریکیں ہمارے انفرادی اور اجتماعی اخلاق کی اصلاح کے لئے اپنی کوششوں کو تیز تر کر رہی ہیں۔

آپ کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ آپ اپنی ذاتی راست گفتاری کا اظہار کریں۔ بلکہ یہ بات بھی آپ کے لئے زیادہ مناسب ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ بھی آپ کا فریضہ ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کی روشن مثال سے روحانی اقدار کو بروئے کار لاتے ہوئے سب لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلیں اور لوگوں کو بتائیں کہ احمدیہ جماعت اپنے تعلیمی اداروں ہسپتالوں اور زرعی اور تجارتی کاموں کے ذریعے کس طرح روحانی اور انسانی اعلیٰ قدروں کے احیاء کے لئے کیسی عظیم الشان مثالیں قائم کر رہی ہے۔

میں نہایت مسرت کے ساتھ حضرت امام جماعت سے ملاقات کو یاد رکھتا ہوں۔ آپ یہاں تشریف لائے اور آپ نے امن' معاشی استحکام' عدل' برابری' نظم و ضبط' اور بھائی چارے کا درس دیا۔

مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ سالانہ کے دوران جو آئندہ چند دنوں میں منعقد ہونے والا ہے اپنی تعلیمات کو جو اخلاقی اقدار پر مبنی ہیں سب کو فائدہ پہنچائیں گے۔ جیسا کہ آپ یقیناً اپنے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے درپے ہوں گے۔

ایک دفعہ پھر انتہائی مسرت کے ساتھ میں آپ کے جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

یہ پیغام مکرم مولانا عبد الوہاب صاحب آدم نے غانا سے ماہنامہ تحریک جدید کے لئے ارسال کیا جو فروری 1981ء کے شمارے میں شائع کیا گیا۔

نائیجیریا کی وفاقی حکومت نے احمدیہ جماعت نائیجیریا کے ہفتہ وار اخبار کے نیوز ایڈیٹر مسٹر عیسیٰ صافی کو انگلستان میں جرنلزم کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے وظیفہ دیا۔ آپ 4۔ جنوری کو یو۔کے۔ کے لئے روانہ ہوئے۔ مسٹر صافی نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس کی ری آرگنائزیشن کمیٹی کے پرجوش کارکن تھے۔ آپ روورز سکاؤٹس کے 21 ویں لیگوس آئی لینڈ کریو کے ممبر تھے۔ جس کا تعلق لیگوس ٹیچرز ٹریننگ کالج سے ہے اسی طرح آپ لیگوس آئی لینڈ لوکل ایسوسی ایشن بوائے سکاؤٹ ایسوسی ایشن آف نائیجیریا کی ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن تھے۔ اور احمدیہ یوتھ ایسوسی ایشن لیگوس کے چیئرمین۔

انگلستان میں دو سالہ کورس کے اختتام پر آپ احمدیہ جماعت نائیجیریا کی طرف سے پاکستان کا دورہ کریں گے اور سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ جائیں گے۔ امید ہے کہ آپ وہاں چند ماہ قیام کر کے مزید دینی اور دنیوی تعلیم و تربیت حاصل کریں گے۔

جب WANA ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کے ایک نمائندے نے ان کا انٹرویو لیا تو مسٹر صافی نے کہا کہ نائیجیریا واپس آ کر میں خدا کے فضل سے اپنے پیارے اخبار دی ٹروتھ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دوں گا۔ جو دوست انہیں ایرپورٹ پر الوداع کہنے گئے ان میں جماعت کے صدر مسٹر ایس۔ او۔ بکری۔ اور... ٹیچرز ٹریننگ کالج سورولیہ سے کے پرنسپل مسٹر عبد المجید بھٹی اور جماعت کے سیکرٹری جنرل مسٹر اے۔ آر۔ اے۔ اوٹولے۔ اور ایبے کوٹا سرکٹ کے چیئرمین اے۔ اے۔ ابی اولا۔ اور اس وقت کے اخبار کے ایڈیٹر مولوی این۔ ڈی۔ احمد شامل تھے۔

مسٹر عیسیٰ صافی فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس میں تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے اخبار کے نیوز ایڈیٹر تھے جب آپ کو یہ وظیفہ دیا گیا۔

واپسی پر آپ حکومت کے ایک اخبار کے ایڈیٹر مقرر کئے گئے اور سکاؤٹ کونسل میں بھی آپ کو ایک بڑے عہدے پر متعین کیا گیا۔ آپ نے جماعت کے اخبار کی خدمت جاری رکھی۔ لیکن افسوس ہے کہ زندگی نے ان سے وفا نہ کی اور وہ جلد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو ان جیسا بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اخلاص عطا کرے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا۔ خدا کا عذاب

کچھ عرصہ قبل پورٹ آرتھر آسٹریلیا میں ایک شخص نے بغیر کسی وجہ کے بے دریغ گولیاں چلا کر 35۔ افراد ہلاک کر ڈالے۔ اس واقعہ پر پوری قوم نے دکھ محسوس کیا اور اپنے اپنے رنگ میں اظہار خیال کیا۔ اب آسٹریلیا کے Presbyterian-church نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام ہے Port Arthur Revisited اس میں کہا گیا ہے کہ پورٹ آرتھر کا قتل عام معاشرہ کی بدعنوانیوں' لالچ اور چرچ میں جانے سے بے اعتنائی برتنے کا نتیجہ ہے۔ یہ واقعہ اتوار کے روز ہوا جو ہمارے لئے سبت کی حیثیت رکھتا ہے اس روز تو ہم سب کو چرچ میں ہونا چاہئے تھا۔ چرچ کی حاضری جتنی اب گر چکی ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی۔ ہم اتوار کو بجائے چرچ میں جانے کے کاروبار میں لگے رہتے ہیں۔ عام روایتی طرز سے ہٹ کر زندگی بسر کرنے کے نت نئے تجربے کر رہے ہیں' فحاشی عام ہے' کثرت سے اپنے ساتھیوں کو ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ حمل ضائع کرنے کے واقعات اور دنیا طلبی کا لالچ بہت بڑھ چکا ہے۔ ان حالات میں یہ کون سی عجیب بات ہے اگر اس طرح کے واقعات ہم کو پیش آئیں۔ خدا نے یہ واقعہ اس لئے ہونے دیا کہ ہمیں تنبیہہ ہو کہ اس طرح کے واقعات مزید خوفناک صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ اگر ہم خدا کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو (ماخوذ از ہیرلڈ 2 جولائی 1996ء)

کئی پادریوں نے اسے سخت تند و تلخ قرار دیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہمیں ضالین کیوں قرار دیا گیا ہے۔ رسالہ میں ہمیں ہمدردی سے عاری قرار دیا گیا ہے۔

حال ہی میں خدا کی طرف عذاب منسوب کرنے کا ایک واقعہ یہودیوں کی طرف سے بھی اخبار میں موضوع سخن بنا رہا ہے۔ سڈنی کے یہودیوں کو سخت غصہ ہے کہ ان کے آنجہانی لیڈر Rabbi Menachem Schneerson کی طرف یہ منسوب کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے جرمنی میں لاکھوں یہودیوں کی موت کے واقعہ Holocaust کو یہودیوں پر خدا کا عذاب قرار دیا ہے۔ یہ ربی (Rabbi) صاحب وہی ہیں جو ایک کٹر یہودی تنظیم Lubavitcher کے لیڈر تھے جن کی تعداد امریکہ میں تین لاکھ کے قریب ہے۔ یہ صاحب 1994ء میں 92 سال کی عمر میں امریکہ میں انتقال کر گئے تھے۔ ان کے بارہ میں خیال تھا کہ وہ مسیح ہونے کا اعلان کر دیں گے جن کا یہود اب تک انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں جو اپنے فرقہ کی لائبریری میں موجود ہے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ ہولوکاسٹ کا واقعہ ہونا اچھا تھا کیونکہ اس طرح خدا نے یہود کا گلا سڑا حصہ کاٹ پھینکا۔ اگر خدا اس طرح نہ کرتا تو پوری یہود قوم ہلاک ہو جاتی۔ ان کے اس بیان پر جو حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے ہولوکاسٹ سے بچے ہوئے یہودی سخت سیخ پا ہوئے ہیں (یعنی یہ کہ انہیں مغضوب کیوں کہا گیا ہے) (ماخوذ از ہیرلڈ 17 جولائی 1996ء)

خدا کے اکثر عذاب انسان کے اپنے ہی افعال بد کا نتیجہ ہوتے ہیں جو خدا کے طبعی و قدرتی قوانین کے تحت آتے ہیں یہ طبعی عذاب کہلاتے ہیں ان کا کسی مذہب کے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور کافر و مومن ہر وقت اس کی زد میں ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ خدا دعا کے ذریعہ بچا لے۔ بعض عذاب ایسے ہوتے ہیں جو خدا کے کسی مامور کو دکھ دینے اور گناہوں پر اس کے انذار کے بعد آتے ہیں۔ ایسے عذاب گناہ و ثواب کے روحانی قوانین کے تابع ہوتے ہیں اور شرعی عذاب کہلاتے ہیں۔ قوموں پر عذاب و حوادث کی شکل میں جو دکھ اکثر آتے رہتے ہیں ان پر اگر غور کیا جائے تو یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا کہ کونسا عذاب طبعی حادثہ تھا اور کونسا واقعی طور پر عذاب الٰہی۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر تا 7 نومبر 96ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے مال و دولت میں بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا

جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب و شدائد سے ان کا سامنا ہوا حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اسکے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا یہاں تک کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زمانہ آگیا دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے اور پھر دعوی کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

زائر میں بین الاقوامی فورس

زائر میں ہوتو پناہ گزین جو اپنی جان پر حملوں کے ڈر سے نقل مکانی کر رہے ہیں اور جن کو خوراک اور ضروریات زندگی کی شدید کمی لاحق ہے ان کی جانوں کی حفاظت کے لئے عالمی برادری نے اقوام متحدہ کے زیر انتظام ایک عالمی فوج بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فوج کینیڈا کی سربراہی میں وہاں پر پناہ گزینوں کے لئے خوراک اور دیگر اشیائے صرف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے کام کرے گی۔ اندازاً چار لاکھ ہوتو باشندے اس مشکل کا شکار ہیں۔

امریکہ برطانیہ اور فرانس زائر میں پناہ گزینوں کی مدد کے لئے اپنے فوجی بھجوانے پر راضی ہو گئے ہیں۔ یہ فوجی کینیڈا کی قیادت میں قائم ہونے والی بین الاقوامی فوج کا حصہ ہوں گے۔ واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر بل کلنٹن نے امریکہ کے ایک ہزار فوجیوں کو بھجوانے کا فیصلہ کینیڈا کے وزیراعظم سمیت کئی عالمی لیڈروں سے بات چیت کے بعد کیا ہے امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے کہا کہ امریکی فوج زائر میں پناہ گزینوں تک امدادی اشیاء کی ترسیل کے راستوں کو محفوظ رکھنے کا کام کرے گی۔ ادھر زائر کے مشرقی علاقے میں خوراک کی صورت حال بدستور تشویشناک ہے اور پناہ گزین خوراک کے حصول کے لئے گوداموں اور بڑے بڑے تجارتی مراکز پر حملے کر رہے ہیں۔

دو سال قبل روانڈا میں قبائلی جنگ چھڑ جانے کے بعد ہوتو قبائل پر مشتمل یہ پناہ گزین اپنی جانیں بچانے کے لئے اپنے گھربار اور کھڑی فصلیں چھوڑ کر جو کٹائی کے لئے تیار تھیں، زائر آ گئے تھے۔ ہوتو قبائل کے افراد کا تتسی قبائل نے قتل عام شروع کر دیا تھا جس میں ایک اندازے کے مطابق ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ چنانچہ راتوں رات ہوتو قبائل کے لوگ زائر کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ ان کی اس ہجرت کو تاریخ انسانی کی کم سے کم وقت میں سب سے بڑی ہجرت قرار دیا جا رہا تھا۔

ادھر صورت حال میں ایک ڈرامائی تبدیلی اس وقت رونما ہوئی ہے جب ان پناہ گزینوں نے زائر میں اپنے کیمپ چھوڑ کر روانڈا کا دوبارہ رخ کر لیا ہے۔ ابھی صورت حال واضح نہیں ہو سکی کہ یہ لوگ کیوں روانڈا واپس جانے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

○○○

خوراک کی عالمی کانفرنس

اٹلی کے دارالحکومت روم میں خوراک کی عالمی کانفرنس جاری ہے اس میں دنیا بھر کے دو سو ممالک کے سربراہان یا ان کے نمائندے جمع ہیں۔ اس خوراک کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ خوراک کو سیاسی ہتھیار یا اقتصادی دباؤ کے لئے نہ استعمال کیا جائے۔ کانفرنس نے اعلان روم کی بھی منظوری دی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے ترقی پذیر ممالک کے 80 کروڑ افراد بھوک اور افلاس کے نتیجے میں خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔

چین کے وزیراعظم نے اس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین کو آئندہ 15 برس تک خوراک کی کمی کا شکار نہیں ہونا پڑے گا۔

○○○

مسافر طیاروں پر میزائیل

امریکی ائرفورس نے مسافر بردار بوئنگ طیارے بنانے والی کمپنی سے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت یہ کمپنی جمبو اور بوئنگ طیاروں پر نصب کرنے کے لئے لیزر گائیڈڈ بلاسٹک میزائیل کا سسٹم تیار کرے گی۔ تاکہ مسافر بردار طیاروں کو تباہ کن بلاسٹک میزائیلوں سے لیس کیا جا سکے۔

امریکی حکومت نے کہا ہے کہ مسافر بردار طیاروں کو میزائیلوں سے لیس کرنے کا یہ فیصلہ ممکنہ تخریب کاری سے نمٹنے کے لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ مسافر بردار طیاروں کو میزائیل کا نشانہ نہ بنایا جا سکے۔ یہ طیارے اپنے خلاف چلائے گئے میزائیلوں کو فضا ہی میں تباہ کر دیا کریں گے۔ دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات میں کس طرح اضافہ ہو رہا ہے یہ خبر اس صورت حال کی پوری طرح عکاسی کرتی ہے۔

○○○

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا انتخاب

مصر نے اپنے ملک کے باشندے اور موجودہ سیکرٹری جنرل کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اگلی پانچ سالہ مدت کے لئے نامزد کر دیا ہے۔ مسٹر بطروس غالی اس سے قبل عرصہ پانچ سال سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل چلے آرہے ہیں۔ اس سال کے اختتام پر ان کے عہدے کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ امریکہ جس نے ماضی میں بطروس غالی کی حمایت کی تھی اب ان کا مخالف ہو چکا ہے۔ اور اس نے کہا ہے کہ وہ آئندہ ٹرم کے لئے مسٹر بطروس غالی کی حمایت نہیں کرے گا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک خط میں مصر کے سفیر نے لکھا ہے کہ مسٹر غالی کو افریقی اتحاد کی تنظیم اور عرب لیگ کی حمایت حاصل ہے۔ اس سے قبل روس اور چین اور بعض دیگر ممالک مسٹر بطروس غالی کی نامزدگی کی حمایت کر چکے ہیں۔ لیکن ان ساری کوششوں کے باوجود چونکہ امریکہ مسٹر بطروس غالی کے انتخاب کا مخالف ہے اس لئے ان کا دوسری بار منتخب ہونا متوقع نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخری فیصلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کرنا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 19۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔ نظم۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔ حصہ دوئم۔
1-00 اردو کلاس۔ (نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-18 (دوبارہ)۔
4-00 نارویجئین زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ سپورٹس جامعہ احمدیہ ربوہ۔
8-30 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-30 نارویجئین زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-18 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام خطبہ 96-6-14
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ از حضرت صاحب 89-6-16۔ لندن۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 طبی معاملات۔ ذیابیطس۔ گفتگو ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔
8-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ ڈاکٹر محمد علی
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 نارویجئین پروگرام۔ (-) اصول کی فلاسفی۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

بدھ 20۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔
2-30 بیت بازی۔ ربوہ بالمقابل کراچی۔ خدام الاحمدیہ پاکستان۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-11-19 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں (نیا)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
7-00 طبی معاملات۔ ذیابیطس۔ از ڈاکٹر لطیف قریشی۔
7-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو۔ روشنی کا سفر۔ انٹرویو ڈاکٹر محمد علی۔
8-00 صبح اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-19 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر روسی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-30 بیت بازی۔ ربوہ بالمقابل کراچی۔ خدام الاحمدیہ پاکستان۔
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔
4-00 سہ پہر اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقن پروگرام۔
7-00 رات۔ نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 درثمین۔ حصہ 17۔
8-30 متفرق پروگرام۔
9-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔

بقیہ صفحہ 4

آئندہ کبھی کھانسی نہ ہوگی میں نے عرض کیا (جیسی کہ میری عادت تھی بے تکلفی سے سب کچھ کہہ دیتا تھا حضرت صاحب جانتے تھے کہ زمیندار سادہ طبیعت ہوتے ہیں اس لئے برا نہیں مانتے تھے) کہ کیا آپ کے پاس کوئی جادو ہے کہ آپ کا صرف زبان سے کہہ دینا بیماری دور کرنے کے لئے کافی ہے۔ فرمایا میں جو کہتا ہوں اب بیماری نہیں ہوگی۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے بھائی حافظ حامد علی آ گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا حافظ حامد علی ہم نے آپ کے بھائی سے پانچ روپے لئے ہیں اور ان کو کہہ دیا ہے کہ اب ان کو کھانسی نہیں ہوگی۔ مگر گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی۔ جب تک ان کو دوا نہ دی جائے۔ ان کو بازار سے ملٹھی دھیلے کی بادام دھیلے کے الائچی دھیلے کی منقہ دھیلے کا لا کر دیں۔ جب وہ لے آئے تو حضرت صاحب نے خود گولیاں بنا دیں اور فرمایا میاں زین العابدین آپ کی کھانسی بھی دور ہو جائے گی۔ اور پانچ روپے میں موٹے تازے بھی ہو جاؤ گے۔ کھانسی تو آپ کی دور ہو چکی ہے اب یہ پانچ روپے لے لو۔ ان کا گھی استعمال کرو۔ موٹے بھی ہو جاؤ گے۔ میں نے بہت اصرار کیا (یعنی کہ میں نہیں لیتا آپ رکھیں) حضرت صاحب نے واپس کر دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30891 میں ارشد محمود بھٹی ولد چراغ دین بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ارشد محمود بھٹی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر17411 گواہ شد نمبر2 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر26482۔

مسل نمبر30892 میں ڈاکٹر محمد اسلم ولد محمد علی صاحب قوم کھوکھر پیشہ ڈاکٹری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چیمہ کالونی وزیر آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار ماڈل 1986ء مالیتی ایک لاکھ اسی ہزار روپے نقد بینک بیلنس ستر ہزار روپے کل جائیداد مالیتی اڑھائی لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر محمد اسلم A-67 سول ایریا سی ایم ایچ اوکاڑہ چھاؤنی گواہ شد نمبر1 محمد حسین گل وصیت نمبر10616 گواہ شد نمبر2 محمد منیر احمد شمس مربی سلسلہ اوکاڑہ کینٹ۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد عاصم صاحب سروعہ ربوہ کو مورخہ 31-10-96ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے درثمین احمد عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ جرمنی کی بھانجی ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ کی صحت، درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ولد چوہدری ظفرالحسن صاحب (وفات یافتہ) حال ساکن سعیدہ آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی مورخہ 27۔ اکتوبر 1996ء لیاقت نیشنل ہسپتال میں دل کے آپریشن کے دوران بعمر 59 سال رحلت فرما گئے مکرم مربی صاحب حلقہ سعیدہ آباد نے 29۔ اکتوبر کو جنازہ پڑھایا اور اسی روز "باغ احمد" احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (Languages) اسلام آباد نے سرٹیفکیٹ۔ ڈپلومہ کورسز۔ اور ڈپلومہ INterpretership میں مندرجہ ذیل زبانوں میں داخلوں کا اعلان کیا ہے۔

عربی۔ بھاسا (انڈونیشیا)۔ چینی۔ دری۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمن۔ ہندی۔ جاپانی۔ فارسی۔ رشین۔ ترکش۔ تاجک۔ ازبک۔

اس کے علاوہ عربی۔ فرنچ اور جرمن زبان میں ایم اے میں بھی داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس وغیرہ 100 روپے کے عوض ادارہ سے یا 130 روپے کے عوض بذریعہ ڈاک منگوائے جا سکتے ہیں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10۔ دسمبر 96ء ہے۔

○ شعبہ کمپیوٹر سائنس بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کے پیش کردہ تین سالہ ڈگری کورس "بیچلر آف کمپیوٹر سائنس" میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ 60 روپے کے عوض شعبہ سے یا 100 روپے کا پوسٹل آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام چیئرمین ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ کل 30 نشستیں ہیں جن میں سے 15 سیلف فنانس پر افر کی جارہی ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26۔ نومبر 96ء ہے۔

○ FAST انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس کراچی نے تین سالہ B.c.s پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم انٹرمیڈیٹ ریاضی کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ -/300 روپے کے عوض 22/G بلاک 6 P E C H S کراچی سے یا -/350 روپے کا پوسٹل آرڈر / بینک ڈرافٹ ارسال کر کے منگوائے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ نومبر 96ء ہے بذریعہ ڈاک اور کوریئر سروس کوئی داخلہ فارم قبول نہیں کیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

وقف جدید

○ عشرہ وصولی چندہ وقف جدید 29۔ نومبر تا 8۔ دسمبر 96ء منایا جا رہا ہے۔

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے۔

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے۔

○ وقف جدید کا مالی سال 31۔ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

○ کیا آپ اور آپ کے گھر کے تمام افراد چندہ وقف جدید ادا کر چکے ہیں۔

○ کیا چندہ وقف جدید میں آپ کے تمام اہل خانہ شامل ہیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

کرنی چاہئیں (۰) سارے کے سارے دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھنے کا حکم دے کر اور بعض باتوں کو کھول کر بیان کر کے یہ سارا مسئلہ واضح طور پر ہمارے ذہنوں میں ڈال دیا (دین حق کی) تعلیم نے۔

اور پھر یہاں (الفاظ میں نہیں لیکن) مضمون کے تسلسل میں جو بات کہی گئی ہے اس سے واضح ہے کہ انسان سوچے گا کہ اتنا وسیع حکم دے دیا کہ سارے دنیوی معاملات میں اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک تعلقات کو قائم رکھو۔ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا تمہارے ساتھ۔ تو سارے دنیوی معاملات میں ماں باپ کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھے جاسکتے ہیں۔

(از خطبہ 20۔ جولائی 1979ء)

بقیہ صفحہ 6

اور سلامتی کونسل میں امریکہ کو دیگر بڑی طاقتوں کی طرح ویٹو کا حق حاصل ہے۔ اور اگر ایک بھی بڑی طاقت اس پر راضی نہ ہو تو وہ فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

تاہم اس ساری کوشش کا مقصد دراصل امریکہ کو یہ بتانا ہے کہ رائے عامہ واضح طور پر اس کے خلاف ہے۔ اور اگر مسٹر بطروس غالی کے انتخاب کو امریکہ نے ویٹو بھی کر دیا تو اس کو یہ بات بہرحال یاد رکھنی چاہئے کہ عالمی سطح پر اس کی مخالفت ہے۔ اور اس کا ویٹو عالمی حمایت کھونے کے مترادف ہو گا۔

مصر کے مسٹر غالی مذہب کے اعتبار سے عیسائی ہیں۔ اور ان کا انتخاب امریکہ اور اسرائیل کی حمایت سے ہوا تھا۔ مصر سے تعلق کی وجہ سے ان کو افریقہ کا نمائندہ بھی قرار دیا گیا۔ اگرچہ عملاً بلیک افریقہ والے شمالی افریقہ کے ان ممالک کو اپنا نمائندہ قرار نہیں دیتے۔ شمالی افریقہ کے ممالک کے لوگ سفید رنگت کے ہوتے ہیں۔

○○○

ہانگ کانگ چین کے حوالے

1997ء میں ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس وقت یہ آزاد بندرگاہ برطانوی حکومت کے ماتحت ہے۔ اقتصادی لحاظ سے ترقی یافتہ یہ ملک چین کا حصہ تھا اور چین نے 99 سال قبل اس علاقے کو پٹے پر برطانیہ کو دے دیا تھا۔ یہ میعاد ختم ہونے کے بعد چین اس علاقے کو واپس لینا چاہتا ہے۔ اگرچہ اس علاقے کا نظام واضح طور پر چین کے کمیونسٹ نظام زندگی کے خلاف ہے۔ اور سرمایہ دارانہ نظام یہاں پر رائج ہے۔ چین نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہانگ کانگ کے نظام کو جاری رکھے گا۔

ہانگ کانگ کو چین کے حوالے کرنے کے لئے آخری بات چیت کا آغاز ہو گیا ہے۔ چین اور برطانیہ نے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے مطابق ہانگ کانگ کی زمین کے ساتھ ساتھ 60۔ ارب ڈالر کے زرمبادلہ کے ذخائر بھی چین کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ بھی تعین کیا جا رہا ہے کہ کون سی دستاویزات لندن بھیجی جائیں گی اور کون سی ہانگ کانگ کے پاس رہیں گی۔

○○○

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق
دکان نمبر 4 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 18- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25.2 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی توڑ دی گئی ہے اور میاں افضل حیات کو نگران وزیر اعلیٰ بنا دیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی توڑنے کی وجوہات گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے یہ بیان کی ہیں کہ ارکان اسمبلی میں عوامی نمائندگی کی صلاحیت ہی نہیں تھی۔ امن و امان تباہ ہو چکا تھا۔ ہارس ٹریڈنگ سے سیاسی فتوحات کا رواج پڑ چکا تھا۔ نگران وزیر اعلیٰ نے گورنر ہاؤس میں حلف اٹھالیا۔ گورنر نے نگران وزیر اعلیٰ کے علاوہ دو وزراء مسٹر اظہار الحق اور بیگم ثریا انور سے بھی حلف لیا۔ انہیں بالترتیب خزانہ و منصوبہ بندی اور تعلیم و سماجی بہبود کے محکمے دیئے گئے ہیں۔ تقریب میں سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر محمد حنیف رامے اور بڑی تعداد میں سابق ارکان اسمبلی نے شرکت کی۔

○ گورنر پنجاب خواجہ طارق رحیم نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو اب بھی میری لیڈر ہیں۔ اجازت دیں تو ملاقات کروں گا۔ گورنر ہاؤس میں کسی قسم کی ہارس ٹریڈنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پیپلز پارٹی کو احتجاج سے نہیں روکا۔ تاہم کسی نے قانون ہاتھ میں لیا تو ضرور ایکشن ہوگا۔

○ پنجاب اسمبلی ٹوٹنے کے سرکاری فرمان کہا گیا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ارکان کی بڑی تعداد کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے عوامی مینڈیٹ کو نقصان پہنچا نیا مینڈیٹ حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے خلاف جو چارج شیٹ جاری کی گئی ہے اس میں سابق وزرائے اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی اور منظور احمد وٹو پر الزام لگایا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں نے بدترین ہارس ٹریڈنگ کی۔ اسمبلی کی اکثریت کی حمایت کے باوجود یہ حکومتیں امن و امان کو کنٹرول نہ کر سکیں۔ فرقہ وارانہ قتل و غارت' ڈکیتیوں' گینگ ریپ اور دہشت گردی میں اضافہ ہوتا رہا۔ امن و سکون غارت ہو گیا۔ امن و امان کی ذمہ دار ایجنسیاں حکمران جماعت کی ایجنٹ بن گئیں۔ ارکان اسمبلی کو مختلف مقامات پر محبوس کیا گیا۔ صوبائی اسمبلی کا کردار مجروح کرنے کی کوشش کی گئی۔ سرکاری وسائل اپنوں میں بانٹ دیئے گئے۔ حلف کی بھی پرواہ نہ کی گئی۔ آرڈی ننس جاری کر کے مقننہ کو قانون سازی سے روکا گیا۔ اقرباء پروری کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے ایک رکن اسمبلی کی وہ درخواست مسترد کر دی جس میں عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ عدالت نگران حکومت کو اسمبلی توڑنے سے روکے۔ عدالت نے کہا کہ یہ درخواست قبل از وقت ہے۔

○ انٹیلی جنس بیورو کے سربراہ مسعود شریف کی گرفتاری کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست پر وفاقی اور صوبائی حکومت کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ پہلے احتساب اور پھر انتخاب کے بارے میں کوئی ریفرنڈم نہیں ہوگا۔ الیکشن 3 فروری کو ہی ہوں گے نگران انتظامیہ منصفانہ اور شفاف انتخابات کرانے کی پابند ہے ریفرنڈم کرانے کی ہرگز مجاز نہیں۔ مدیران جرائد اور کالم نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بے نظیر اور نواز شریف کے الیکشن لڑنے کا فیصلہ عدالتیں کریں گی۔ کوئی بادشاہ کی پارٹی نہیں بنائی جائے گی۔ یہ تاثر بھی دور کرنے کی کوشش کریں گے کہ بے نظیر دور سے پہلے جو کچھ تھا وہ درست تھا۔ احتساب پر ساری مشینری لگا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوان افراد کا نام ثبوت کے ساتھ سامنے لائیں اور گندی مچھلیوں کو پکڑنے میں میری مدد کریں انہوں نے کہا کہ میں معجزے دکھانے کا وعدہ نہیں کر سکتا۔ نگران وزیر اعظم نے کہا کہ اقتدار سنبھالنے کے دن زرمبادلہ کے ذخائر خطرناک حد تک کم ہو چکے تھے۔ مالیاتی خسارہ 5 فیصد کی بجائے 6.3 فیصد تھا۔ سابق حکومت نے 4 ماہ میں 70۔ ارب روپے کے قرضے لئے۔

○ سابق وفاقی وزیر مسٹر نواز کھوکھر کو ایف آئی اے نے گرفتار کر لیا۔ وہ پریس کانفرنس کرنے والے تھے کہ پولیس انہیں ہوٹل سے پکڑ کر لے گئی۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت بحال ہوئی تو اپوزیشن سے آئینی سمجھوتہ کر کے خود اسمبلی توڑوں گی غیر جانبدار انتظامیہ کے تحت منصفانہ الیکشن کرائے جائیں گے۔ صدر احتساب نہیں بلکہ کنگز پارٹی بنانا چاہتے ہیں۔ صدر لغاری مجھے اور نواز شریف دونوں کو سیاست سے آؤٹ کر کے کٹھ پتلی وزیر اعظم لانا چاہتے ہیں۔

○ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر افضل حیات نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قائدین کو الیکشن سے باہر نہیں رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پیپلز پارٹی نہیں چھوڑی۔ لیکن انتخابات کو شفاف بنانے کے لئے کوئی بھی فیصلہ کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ احتساب آندھی اور طوفان کی طرح کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

○ پٹرول کے بعد گھی کی قیمتوں میں 2 سے 5 روپے تک کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں سابق اعلان کے صرف سات دن بعد دوبارہ بڑھا دی گئیں۔ سروس چارجز کے نام پر فی لیٹر دس سے بیس پیسے کا اضافہ کر دیا گیا۔

○ نگران وزیر اعلیٰ میاں افضل حیات ایچی سن کالج میں صدر لغاری کے کلاس فیلو رہ چکے ہیں۔

○ امریکہ نے برما کی فوجی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اپوزیشن لیڈر آسان سانگ سوچی کو کچھ ہوا تو اس کا ذمہ دار برما کی فوجی حکومت کو تصور کیا جائے گا۔ نیز برما حکومت کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ جمہوریت پسند لیڈر کے خلاف مظاہرے کروانے سے باز رہے۔

○ اقوام متحدہ کے ادارے انٹرنیشنل لیبر آفس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں 25 کروڑ بچوں سے جن کی عمریں 5 سے 14 برس کے درمیان ہیں جبری مشقت لی جاتی ہے۔ ان میں سے اکثر سے مضر صحت ماحول میں کام کروایا جاتا ہے۔ ہر سال ہزاروں بچے مشقت اور ماحول کی نذر ہو جاتے ہیں۔ 12 کروڑ بچے فل ٹائم جبکہ 13 کروڑ پارٹ ٹائم مشقت پر مجبور ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ لاطینی امریکہ اور یورپ کے جرائم پیشہ ادارے معصوم بچوں سے جنسی کاروبار کرواتے ہیں۔ جس پر اقوام متحدہ کو فوری طور پابندی لگائے جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

○ روس کی جنوبی جمہوریہ داغستان میں ایک نو منزلہ عمارت دھماکے سے تباہ ہو گئی۔ اس عمارت میں روسی فوج کے افسران اور ان کے خاندان مقیم تھے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکے سے 30۔ افراد ہلاک اور لاتعداد زخمی ہو گئے۔ ملبے سے زخمیوں اور لاشوں کو نکالنے کا کام جاری ہے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر الیکشن واقعی ہونے ہیں تو غیر جانبدار سیٹ اپ کے ذریعے کرائے جائیں۔

تبسم سے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون : 213100

مشہور دواخانہ مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ
فون 254634

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز : میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون : 6325511
6330334

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن، سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر : سید ناصر احمد
فون : دوکان : 434
گھر : 211244

پتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah